حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

کتاب: اسلامی حکومت کا فلاحی تصور مصنف: مولانا سعید الرحمٰن علویؒ

ضخامت: ۱۷۶ صفحات قیمت: =/120 روپے

ناشر: مکتبہ جمال، تھرڈ فلور، حسن مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی رحمہ اللہ کا نام علم و تحقیق کی دنیا میں جانا پہچانا ہے۔ اُن کے والد ماجد حضرت مولانا محمد رمضان علوی رحمہ اللہ، مجلس احرارِ اسلام کے رہنما تھے اور حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے ارادت مندوں میں سے ایک تھے۔ انہی کی تعلیم و تربیت سے سعید الرحمٰن، مولانا سعید الرحمٰن علوی بنے۔ تفصیل کا اجمال یہ ہے کہ علوی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے تحریر و تقریر دونوں صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں۔ دینی مسائل اور سیاست سے خاص شغف تھا۔ ہفت روزہ خدّام الدین، روزنامہ جنگ، روزنامہ پاکستان، ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت، ماہنامہ الاحرار، ماہنامہ میثاق اور ماہنامہ حکمتِ قرآن کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں اُن کے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہے۔

مرحوم کے برادرِ بزرگ مولانا عزیز الرحمٰن خورشید نے اپنے بھائی سے محبت کا خوبصورت اظہار اس طرح کیا ہے کہ اُن کی وقیع تحریریں جو مقالات و مضامین اور کالموں کی صورت میں بکھری ہوئی ہیں، شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ''اسلامی حکومت کا فلاحی تصور'' اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔

اس کتاب میں تین مقالات شامل ہیں۔ (1) اسلامی حکومت کا فلاحی تصور (2) اقتصادی مسئلہ کا حل، قرآن و سنت اور فقہ کی رُو سے (3) الحجر۔ حُجر کی لغوی، شرعی تحقیق

کتاب کے آخر میں مصنف کا مختصر تعارف اور سوانحی خاکہ شامل ہے۔ ہر مقالے کے آخر میں مصادر و مراجع اور حواشی و حوالہ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ کتاب کے مرتب مرحوم علوی کے برادرِ بزرگ مولانا عزیز الرحمٰن خورشید نے انتساب، حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے نام کیا ہے

کتاب کا سب سے پہلا مضمون ''اسلامی حکومت کا فلاحی تصور'' ہے اور یہی کتاب کا عنوان ہے اسی مضمون میں صفحہ 17 پر مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم نے معاشرہ میں معاشی ناہمواری اور اونچ نیچ کے ضمن میں لکھا ہے۔ ''اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے وہ دو شعر بھی بہت اہم ہیں جو انہوں نے اختر شیرانی کی مشہور نظم ''قحطِ بنگال'' سن کر ایزاد کر کے اختر شیرانی کی نذر کر دیئے:

ملیں اس لئے ریشم کے ڈھیر بنتی ہیں ۔۔۔ کہ دخترانِ وطن تار تار کو ترسیں
چمن کو اس لئے مالی نے خوں سے سینچا تھا ۔۔۔ کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

(1) ''قحط بنگال''، ساحر لدھیانوی کی مشہور نظم ہے اختر شیرانی کی نہیں۔ ساحر نے 1944ء میں یہ نظم کہی۔

(2) پہلا شعر، ساحر کا اپنا ہے اور دوسرا شاہ جی کا ہے۔ اس کی تفصیل شاہ جی کے مجموعہ کلام ''سواطعِ الالہام'' کے صفحہ 70 پر درج ہے۔

© rasailojaraid.com